مشرک عورت سے شادی

ebooks.i360.pk

تحریر:

محمد نعیم خان

مشرک عورت سے شادی

پہلے کچھ بنیادی باتیں ہیں جن کا سمجھنا ضروری ہے . اگر آسان الفاظ میں مشرک کی تعریف کی جاے تو وہ کچھ یوں بنتی ہے ...

"خدا کی ذات و صفات میں کسی اور ہستی کو شریک کرنے والا مشرک کہلاتا ہے "

اس سادہ سی تعریف کے بعد مشرکین مکہ اور اہل کتاب دونوں ہی شرک میں مبتلا تھے . یہ تصور غلط ہے کہ مشرکین مکہ کسی ایک خدا پر یقین نہیں رکھتے تھے . وہ نہ صرف ایک خدا پر یقین رکھتے تھے بلکہ اس بات پر بھی یقین رکھتے تھے کہ اس کانئات ، زمین و آسمان کا بنانے والا ایک اللہ ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ دوسری ہستیوں کو بھی پوجھتے تھے . دیکھیں قرآن ان کے بارے میں کیا فرماتا ہے ...

وَجَعَلُوا لِلَّـهِ مِمَّا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْأَنْعَامِ نَصِيبًا فَقَالُوا هَـٰذَا لِلَّـهِ بِزَعْمِهِمْ وَهَـٰذَا لِشُرَكَائِنَا ۖ فَمَا كَانَ لِشُرَكَائِهِمْ فَلَا يَصِلُ إِلَى اللَّـهِ ۖ وَمَا كَانَ لِلَّـهِ فَهُوَ يَصِلُ إِلَىٰ شُرَكَائِهِمْ ۗ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ﴿١٣٦﴾

اِن لوگوں نے اللہ کے لیے خود اُسی کی پیدا کی ہوئی کھیتیوں اور مویشیوں میں سے ایک حصہ مقرر کیا ہے اور کہتے ہیں یہ اللہ کے لیے ہے، بزعم خود، اور یہ ہمارے ٹھیرائے ہوئے شریکوں کے لیے پھر جو حصہ ان کے ٹھیرائے ہوئے شریکوں کے لیے ہے وہ تو اللہ کو نہیں پہنچتا مگر جو اللہ کے لیے ہے وہ ان کے شریکوں کو پہنچ جاتا ہے کیسے برے فیصلے کرتے ہیں یہ لوگ! (١٣٦)

(٦:١٣٦)

ایک جگہ اور ان کے بارے میں اللہ فرماتا ہے ...

وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُولُنَّ اللَّـهُ ۖ فَأَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ﴿٦١﴾

اگر تم اِن لوگوں سے پُوچھو کہ زمین اور آسمانوں کو کس نے پیدا کیا ہے اور چاند اور سُورج کو کس نے مسخّر کر رکھا ہے تو ضرور کہیں گے کہ اللہ نے، پھر یہ کدھر سے دھوکا کھا رہے ہیں؟ (٦١)

(٢٩:٦١)

آیات بالا سے یہ سورج کی طرح روشن ہے کہ ان کے اور اہل کتاب کے شرک میں کوئی فرق نہیں تھا. پھر اہل کتاب کے شرک کے بارے میں قرآن یوں کہتا ہے ...

وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللَّـهِ وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّـهِ ۖ ذَٰلِكَ قَوْلُهُم بِأَفْوَاهِهِمْ ۖ يُضَاهِئُونَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَبْلُ ۚ قَاتَلَهُمُ اللَّـهُ ۚ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ﴿٣٠﴾

یہودی کہتے ہیں کہ عزیر اللہ کا بیٹا ہے، اور عیسائی کہتے ہیں کہ مسیح اللہ کا بیٹا ہے یہ بے حقیقت باتیں ہیں جو وہ اپنی زبانوں سے نکالتے ہیں اُن لوگوں کی دیکھا دیکھی جو ان سے پہلے کفر میں مبتلا ہوئے تھے خدا کی مار اِن پر، یہ کہاں سے دھوکہ کھار ہے ہیں (٣٠)

(٩:٣٠)

اب یہ بات بلکل واضح ہے کہ اللہ کے بیٹے بنانے والے شرک میں مبتلہ تھے . اب یہ کہنا کہ قرآن نے ان کو مشرکین کہہ کر نہیں پکارا اس لیے اہل کتاب کو ہم مشرک کیسے کہ سکتے ہیں . یہ وہ تاویل ہے جو غامدی صاحب اور ان کے رفقا پیش کرتے ہیں .

اب یہ سوال کہ مشرکین مکہ کو تو "مشرکین " کہہ کر پکارا ہے اور یہود و نصاریٰ کو نہیں ، تو اس کا سادہ سا جواب یہ ہے کہ قرآن ہر بات کو ہر چیز کو الگ الگ کر کے بیان کرتا ہے تاکے کسی لمحے کوئی ابہام باقی نہ رہے . مشرکین مکہ پر کبھی کوئی کتاب نہیں اتری تھی . یہ قوم امی کے نام سے جانی جاتی تھی . یہاں کبھی کوئی رسول نہیں آیا تھا اس لیے ان کو اس نام سے پکارا گیا لیکن دوسری طرف یہود و نصاریٰ تھے جن پر ایک کے بعد ایک کتابیں نازل ہوئی ، رسول ان ہی میں نازل ہوتے اس لیے ان کو اہل کتاب کہہ کر ان کی شناخت کروائی گی . یہ نام شناخت کے تھے نہ کہ اس لیے کہ ایک تواصل توحید پر قایم تھے اور دوسرے مشرک .

اس قسم کی مثالیں ہمیں قرآن میں با آسانی ملتی ہیں . جیسے اللہ نے اس کے احکامات ماننے والوں کا نام "مسلم " رکھا ہے . اس سے پہلے جو بھی رسول اور انبیا اے وہ سب مسلم تھے . ان سب نے اللہ سے مسلم ہونے کی دعا کی . اس لحاظ سے حضرت موسیٰ کا سچا پیروکار جو ان کی تعلیمات بجا لایا وہ مسلم تھا ، اس ہی طرح حضرت عیسیٰ کا سچا پیروکار جو ان کی تعلیمات بجا لیا وہ مسلم تھا . ہم جو ان کو یہودی ، نصاریٰ کہہ کر پکارتے ہیں وہ ان کی شناخت کے لیے ہے . مجھے امید ہے اس تمہید کے بعد یہ تاویل دینا کہ اہل کتاب کو قرآن نے مشرک قرار نہیں دیا اس لیے یہ لوگ مشرک نہیں ، قرآن کی تعلیمات کے یکسر منافی ہے . اور اپنے آپ کو دھوکہ دینے کے مترادف ہے .

اب اس کے بعد سورہ المائدہ کی آیت ۵ میں جن اہل کتاب کی عورتوں سے شادی کی اجازت دی گئی ہے وہ کون سے اہل کتاب ہیں . اس کے لیے ہم پہلے ایک اصول جو قرآن نے دیا ہے اس پر غور کرتے ہیں .

سورہ بقرہ کی آیت ۲۲۱ میں اللہ نے نکاح کی شرط بیان کردی اور وہاں مرد اور عورت دونوں کو مخاطب کر کے ایک اصول واضح کردیا . ارشاد ہے ..

وَلَا تَنكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّىٰ يُؤْمِنَّ ۚ وَلَأَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكَةٍ وَلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ ۗ وَلَا تُنكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا ۚ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكٍ وَلَوْ أَعْجَبَكُمْ ۗ أُولَٰئِكَ يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ ۖ وَاللَّهُ يَدْعُو إِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِإِذْنِهِ ۖ وَيُبَيِّنُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٢٢١﴾ تم مشرک عورتوں سے ہرگز نکاح نہ کرنا، جب تک کہ وہ ایمان نہ لے آئیں ایک مومن لونڈی مشرک شریف زادی سے بہتر ہے، اگرچہ وہ تمہیں بہت پسند ہو اور اپنی عورتوں کے نکاح مشرک مردوں سے کبھی نہ کرنا، جب تک کہ وہ ایمان نہ لے آئیں ایک مومن غلام مشرک شریف سے بہتر ہے اگرچہ وہ تمہیں بہت پسند ہو یہ لوگ تمہیں آگ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ اپنے اذن سے تم کو جنت اور مغفرت کی طرف بلاتا ہے، اور وہ اپنے احکام واضح طور پر لوگوں کے سامنے بیان کرتا ہے، توقع ہے کہ وہ سبق لیں گے اور نصیحت قبول کریں گے (۲۲۱)

آیت بالا میں ازدواجی زندگی کو فریقین کی ایمانی ہم آہنگی سے مشروط کردیا ہے ۔ تاکے گھر جنت و آفیت کی پوری تصویر بنا رہے ۔ ورنہ میاں بیوی کا نظریاتی اختلاف پورے گھر کو جہنم بنا دے گا ۔ اس بنیادی نقطہ کو ذہن میں رکھتے ہوے ہم اس آیت پر غور کرتے ہیں ۔ اہل کتاب شرک کیا کرتے تھے جس کا ذکر قرآن نے اس انداز میں کیا ..

وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللَّهِ وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ ۖ ذَٰلِكَ قَوْلُهُم بِأَفْوَاهِهِمْ ۖ يُضَاهِئُونَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَبْلُ ۚ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ ۚ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ﴿٣٠﴾ یہودی کہتے ہیں کہ عزیر اللہ کا بیٹا ہے، اور عیسائی کہتے ہیں کہ مسیح اللہ کا بیٹا ہے یہ بے حقیقت باتیں ہیں جو وہ اپنی زبانوں سے نکالتے ہیں اُن لوگوں کی دیکھا دیکھی جو ان سے پہلے کفر میں مبتلا ہوئے تھے خدا کی مار اِن پر، یہ کہاں سے دھوکہ کھارہے ہیں (۳۰)

اب دیکھیں جو اللہ کے بیٹے قرار دے ان سے بڑا مشرک اور کون ہوگا ۔ پھر سوال یہاں یہ پیدا ہوتا ہے تو پھر کن اہل کتاب سے شادی جائز ہے ؟. اس کا جواب اللہ نے یوں دیا ہے ۔

.لَيْسُوا سَوَاءً ۗ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ يَتْلُونَ آيَاتِ اللَّـهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُونَ ﴿١١٣﴾ يُؤْمِنُونَ بِاللَّـهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَأُولَـٰئِكَ مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿١١٤﴾ وَمَا يَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَلَن يُكْفَرُوهُ ۗ وَاللَّـهُ عَلِيمٌ بِالْمُتَّقِينَ ﴿١١٥﴾ مگر سارے اہل کتاب یکساں نہیں ہیں ان میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو راہ راست پر قائم ہیں، راتوں کو اللہ کی آیات پڑھتے ہیں اور اسکے آگے سجدہ ریز ہوتے ہیں (113) اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں، نیکی کا حکم دیتے ہیں، برائیوں سے روکتے ہیں اور بھلائی کے کاموں میں سرگرم رہتے ہیں یہ صالح لوگ ہیں (114) اور جو نیکی بھی یہ کریں گے اس کی نا قدری نہ کی جائے گی، اللہ پرہیز گار لوگوں کو خوب جانتا ہے (۱۱۵)

یہ وہ اہل کتاب ہیں جن سے نکاح جائز ہے . کیوں کہ یہ شرک سے پاک ہیں . شرک اور توحید ایک بستر پر جمع نہیں ہو سکتے .اپ خود ہی سوچیے کہ اللہ کی آخری کتاب نازل ہو رہی ہے ، ان کے درمیان رسول موجود ہیں لیکن پھر بھی ابھی ایمان نہ لانے پر اللہ ان کو راہ راست پر قرار دے رہا ہے . یہ وہی اہل کتاب ہیں جو حضرت عیسیٰ سے لے کر رسول اللہ تک اصل دین پر قایم تھے . رسول اللہ کے دور میں اہل کتاب شرک میں مبتلہ تھے اور تثلیث کے قائل تھے جس کا ذکر قرآن نے یوں کیا ہے ..

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّـهِ إِلَّا الْحَقَّ ۚ إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّـهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَىٰ مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِّنْهُ ۖ فَآمِنُوا بِاللَّـهِ وَرُسُلِهِ ۖ وَلَا تَقُولُوا ثَلَاثَةٌ ۚ انتَهُوا خَيْرًا لَّكُمْ ۚ إِنَّمَا اللَّـهُ إِلَـٰهٌ وَاحِدٌ ۖ سُبْحَانَهُ أَن يَكُونَ لَهُ وَلَدٌ ۘ لَّهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَكَفَىٰ بِاللَّـهِ وَكِيلًا ﴿١٧١﴾

اے اہل کتاب تم اپنے دین میں حد سے نہ نکلو اور اللہ کی شان میں سوائے پکی بات کے نہ کہو بے شک مسیح عیسیٰ مریم کا بیٹا اللہ کا رسول ہے اور اللہ کا ایک کلمہ ہے جسے اللہ نے مریم تک پہنچایا اور اللہ کی طرف سے ایک جان ہے سو اللہ پر اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لاؤ اور نہ کہو کہ خدا تین ہیں اس بات کو چھوڑ دو تمہارے لیے بہتر ہو گا بے شک اللہ اکیلا معبود ہے وہ اس سے پاک ہے اس کی اولاد ہو اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ کارساز کافی ہے (۱۷۱)

سورہ النساء

اس لیے موجودہ اہل کتاب اور رسول اللہ کے دور کے اہل کتاب میں کوئی فرق نہیں ہے اس لیے ان اہل کتاب سے شادی جائز نہیں جو شرک کرتے ہیں .

